السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مالی معاملات میں تو حکم ہے کہ باپ کو اولاد سے مساویانہ سلوک کرنا چاہیے، کیا محبت و پیار میں بھی مساوات کا حکم ہے اور اسے تمام بچوں کے ساتھ ایک جیسا سلوک کرنا چاہیے؟ اس کے متعلق اسلامی ہدایات کیا ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

والدین عموماً اپنی اولاد کے لئے مہربان ہوتے ہیں اور اپنے بچوں سے محبت و پیار سے پیش آتے ہیں، مگر بعض اوقات کسی وجہ سے رحمت و شفقت کا جذبہ کم و بیش ہوسکتا ہے کیونکہ جذبہ اطاعت گزاری اور والدین سے حسن سلوک یا بچے کی کوئی بیماری یا کمزوری والدین کی طرف سے زیادہ التفات اور ترجیح کا باعث بن سکتی ہے، ویسے بھی ضروریات میں تو مساوات نہیں ہوسکتی، البتہ ضروریات کے علاوہ تحفہ وغیرہ دینے میں اللہ تعالیٰ نے باپ کو پابند کیا ہے کہ وہ عدل وانصاف اور مساوات سے کام لے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اللہ سے ڈرو اور اپنے بچوں کے درمیان عدل وانصاف اور مساوات کرو۔''[1]

لیکن محبت و پیار میں کمی بیشی ہوسکتی ہے کیونکہ اس میں مساوات انسانی بس میں نہیں، اگرچہ ہمارے بعض اسلاف عدل وانصاف کے پیش نظر بچوں کو بوسہ دیتے وقت بھی برابری کا خیال رکھتے تھے جیسا کہ ایک حدیث میں ہے، حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا، اس دوران اس کا بیٹا بھی آگیا، اس نے اپنے بیٹے کا منہ چوما اور اسے اپنی ران پر بٹھا لیا پھر اس کی بیٹی آئی تو اس نے اسے اپنے پہلو میں بٹھالیا، یہ انداز اور رویہ دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو نے ان دونوں کے درمیان عدل کیوں نہیں کیا۔''[2]

بہر حال والدین کو کوشش کرنا چاہیے کہ وہ اپنی اولاد میں محبت اور پیار کرنے میں بھی عدل وانصاف کریں اور دانستہ طور پر کسی بچے کو دوسرے پر ترجیح نہ دیں، اگر کسی وقت ایسا ہو جائے تو اس کی کسی مناسب وقت میں تلافی کر دینا چاہیے تاکہ بچوں میں باہمی نفرت و کدورت کے جذبات پروان نہ چڑھیں۔ (واللہ اعلم)

---

[1] صحیح البخاري، الھبة: ۲۵۸۷۔

[2] سلسلة الأحادیث الصحیحة: ۳۰۹۸۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد 4۔ صفحہ نمبر:398

محدث فتویٰ